REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

یوم شنبہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

ربوہ

الفضل

۱۰ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۷ امان ۱۳۴۱ھش | ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء | نمبر ۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللّٰہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب بالخصوص خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

محترم مرزا احتاب بیگ صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم مرزا احتاب بیگ صاحب کی حالت اب بہت تشویشناک ہے۔ ورم پاؤں اور پیٹ وغیرہ کے علاوہ اب چہرہ پر بھی ہے۔ جملہ افراد خاندان صحابہ کرام و درویشان کرام سے خاص طور پر مرزا صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرزا عبد الرشید ربوہ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبتِ الٰہی کے عملی اظہار کیلئے خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو

یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جائے۔ یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے۔ نہیں میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو۔ اور یہی اسلام ہے۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا۔ جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے۔ وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ تو طالب صادق کو چاہیئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ابراہیم بنے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹)

تقریب شادی

مورخہ ۱۱ مارچ بروز اتوار مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ بی ایس سی (آنرز) ایل ایل۔ بی وکیل سرگودہا برادر اصغر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر اصلاح وارشاد کی تقریب شادی عمل میں آئی جس میں دیگر بہت سے بزرگان سلسلہ واحباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم محمد اسلم صاحب باجوہ کا نکاح محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا اور نکاح کا اعلان جلسہ سالانہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں فرمایا تھا۔ مورخہ ۱۲ مارچ کو محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے اپنی کوٹھی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے آمین

ربوہ میں ہفتۂ صفائی

ربوہ میں مکھیوں اور مچھروں کی بہتات کے پیش نظر قیادت خدمت خلق کی طرف سے ربوہ کی جملہ تنظیموں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کے اندر ایک معین پروگرام تیار کرکے مورخہ ۱۷ مارچ سے ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء تک ہفتہ صفائی منائیں۔ تاکہ ہیضہ اور ٹائیفائڈ جیسی جملہ بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ کم ہو جائے۔ ٹاؤن کمیٹی اور خدام الاحمدیہ کے تعاون سے ان ایام میں ڈی ڈی ٹی کے چھڑکنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ مارچ ۶۲ء

ایک امریکی امریکی رہ کر مسلمان ہو سکتا ہے

امریکن نو مسلم مسٹر سٹیفن ول نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ایک امریکن بھی مسلمان ہو سکتا ہے اپنی تقریر میں امریکی دستور کی تمام دفعات و ترمیمات کو ایک ایک لیکر ثابت کیا ہے کہ اسلام امریکی دستور سے بھی زیادہ آزادی ضمیر کا علمبردار ہے اور اسلام نے جو اصول پیش کئے ہیں ابھی تک جمہوری سے جمہوری اصول بھی ان کے کمال کو نہیں پہنچ سکے۔ امریکی دستور کی تمام ترمیمات کو گنوا کر مسٹر سٹیفن ول انسان کے بنیادی حقوق کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے انسانی بنیادی حقوق کا تعین اس دن سے ایک ہزار سال پہلے کر دیا تھا جب ہمارے اساسی آبا نے ان کو تسلیم کیا تھا جیسا کہ آپ نے اوپر کے بیان سے معلوم کر لیا ہے میرے لئے اسلامی تعلیمات پر ایمان لانے کے لئے ضروری ہے کہ میں جافرسن۔ ہملٹن۔ جے۔ فرینکلن اور لنکن کے ان اصولوں کو تسلیم کروں جن کو انہوں نے اس وقت تسلیم کیا جب انہوں نے ہماری قوم کو جنم دیا اور اس کی ایسی نشوونما کی کہ وہ ایک عظیم الشان قوم بن گئی ہے۔ امریکن روایات میں اس دین سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے جو انسانی حقوق اور ان کے اجرا پر اتنا ہی زور دیتا ہے جتنی کہ امریکی دستور میں ان کی گارنٹی دی گئی ہے۔۔۔۔

امریکن روایات میں اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے؟ کیا ہم امریکی مسلمانوں نے امریکی ثقافت اور موروثی باتوں کو خیرباد کہہ دیا ہے؟ میرا خیال ہے کہ نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ امریکی طرز زندگی کی مثالوں میں ہم بھی ایک ہیں۔ ہمارے موروثی خزانہ کے ایک مشہور پیراگراف پر غور کیجئے جو تھامس جافرسن نے لکھا ہے کہ:۔

"مجھے اس بات سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا کہ میرا ہمسایہ ایک خدا کو مانتا ہے یا بیسیوں خداؤں کو۔ وہ نہ تو میری چوری کرتا ہے اور نہ میری ٹانگ توڑتا ہے۔"

مسٹر جافرسن کے پیرا کے یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی انسان ایسا کام نہ کرے جو دوسروں کے حقوق پر چھاپہ مارنے کے مترادف ہو تو اس کو حق ہے کہ وہ کوئی سا مذہب اختیار کرے۔ دراصل مسٹر تھامس جافرسن نے اپنے انداز میں آزادی ضمیر کے اصول کو بیان کیا ہے۔ یعنی ہر انسان کو اختیار ہے کہ جس دین کو وہ دل سے پسند کرتا ہے اس کو اختیار کرے اور کوئی دوسرا شخص جبر سے اس کو اس دین سے منحرف نہیں کر سکتا۔ اس کو نہ صرف اپنے خیال کے مطابق دین کے انتخاب کا حق ہے بلکہ وہ اس کی تبلیغ بھی کر سکتا ہے البتہ وہ دوسروں کے ایسے ہی حقوق کو نہ جبر سے روک سکتا ہے اور نہ دوسروں کے جذبات کو مجروح کر سکتا ہے۔ وہ اپنے حقوق کے استعمال میں ایک حد سے نہیں بڑھ سکتا اور یہ حد وہاں ختم ہو جاتی ہے جہاں وہ دوسروں کے ایسے ہی حقوق میں دخل اندازی کرتا ہے جس طرح اس کا حق ہے کہ اپنے عقائد پر قائم رہے اسی طرح دوسروں کا حق ہے کہ وہ اپنے عقائد پر قائم رہیں۔"

یہ اصول دنیا میں سب سے پہلے اسلام ہی نے قائم کیا تھا اور صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین
قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے کیونکہ اب ہدایت کو گمراہی سے ممیز کر دیا گیا ہے۔

فمن شآء فلیؤمن۔ ومن شآء فلیکفر

خواہ کوئی ایمان لائے اور خواہ انکار کرے اس کا اختیار ہے۔ حق کو باطل سے الگ کر کے دکھا دیا گیا ہے کہ یہ حق کا راستہ ہے اور یہ باطل کا راستہ ہے۔ اب تمہارا اختیار ہے کہ خواہ باطل کا راستہ انتخاب کر لو اور خواہ حق کا راستہ چن لو۔ اسکے نتائج کے اب تم ذمہ دار ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے حق و باطل کے امتیاز کے لئے صاف صاف لفظوں میں ذکر کر دیا ہے اب تمہاری عقل میں جو راستہ تم کو صحیح نظر آتا ہے چن لو۔ اسی راستہ پر چلو گے تو جنت میں پہنچ جاؤ گے اور اس راستہ پر چلو گے تو جہنم کا ایندھن بنو گے۔

مسٹر سٹیفن ول اپنی تقریر میں اس حقیقت کو بھی واضح کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ

"امریکی دستور کی پہلی ترمیم میں قرار دیا گیا ہے کہ ہر انسان مذہب۔ تقریر و تحریر اور اجتماع میں آزاد ہے۔ اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم قرار دیتی ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں اللہ تعالیٰ نے دین کو صاف و سادہ بنا دیا ہے خواہ کوئی قبول کرے یا چھوڑے ایک مسلمان دوسرے کے دینی حق کا کبھی انکار نہیں کرتا اور نہ اسے انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے خیالات کے اظہار سے روکتا ہے۔"

یہی بات ہے کہ جو فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے بھی بیان کی ہے۔ چنانچہ عدالت مذکور کے فاضل ججان فرماتے ہیں:۔

"سورہ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس سورۃ میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت (اردو) ص ۲۳۸)

ہماری غرض ان باتوں کو بیان کرنے سے صرف یہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ دنیا کے سامنے جس طرح اسلام کا صحیح چہرہ پیش کر رہی ہے وہ عین دنیا کی موجودہ ذہنیت کے مطابق ہے اور دنیا اسلامی صداقتوں کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں ایسے ذرائع بھی پیدا کر دیے ہیں کہ اگر مسلمان ذرا بھی کوشش اور ہمت سے کام لیں تو آج کی عقلیت پرست دنیا کو اسلامی صداقتوں کا قائل کر سکتے ہیں اور ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ یہ ایک عظیم تجربہ ہے جو اس وقت جماعت احمدیہ یورپ اور امریکہ میں کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ نے نہایت کمزوری کی حالت میں یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنی بے بضاعتی کے باوجود اس نے دنیا کے اہم مقامات اور کناروں پر اسلام کے مشن قائم کئے ہیں اس تھوڑی سی کوشش کا نتیجہ ہے کہ خود یورپ اور امریکہ میں ایسے دانشمند کھڑے ہو گئے ہیں جنہوں نے اسلام کی خوبیوں کو پا لیا ہے اس لئے ہمارے حوصلے بلند ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو شمعیں ہمارے ذریعہ سے روشن کی ہیں وہ اپنی روشنی سے مغربی دنیا کو بھی جلد ہی منور کر دیں گی ہم نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام دنیا میں ایسے نشانات قائم کر دئے ہیں جو مسلمان اہل علم حضرات کے لئے راہنمائی کا کام دے سکتے ہیں اور ہم نے جنگلوں میں اسلام کی ایسی آگ بھڑکا دی ہے جو کفر و شرک کو پھونک دے گی۔ اور اللہ تعالےٰ کا دین تمام دنیا کو جنت کا نمونہ بنا دے گا۔

جماعتِ احمدیہ کی ۴۳ویں مجلس مشاورت

۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳، ۲۴، ۲۵ امان ۱۳۴۱ھش مطابق ۲۳، ۲۴، ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سکرٹری مجلس مشاورت (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

آہ! حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ جب تک ہمارے درمیان رہے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکات کا باعث بنے رہے۔ اب رحلت فرما گئے ہیں تو خدائے عزوجل کی ابدی اور ازلی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بن گئے ہیں۔ آپ کی وفات سے ہمارے درمیان جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس نے ان اوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ اور برکات کا جو کہ آپ کے وجود کے ساتھ وابستہ تھے شدید احساس پیدا کر دیا ہے۔ آپ بہت غریب پرور، ہمدرد خلائق، ہر کس و ناکس کے مونس و غمگسار، ہر طرح کی مدد کے لئے ہر آن مستعد و تیار، احکام دینیہ اور شرعیہ کی شب و روز تلقین فرمانے والے، نہایت صائب الرائے، علوم کے سب شعبوں میں اعلیٰ دسترس رکھنے والے بزرگ تھے اور پھر شعائر اللہ میں سے تھے۔ الغرض ایک مقدس اور معجز نما ہستی ہم سے جدا ہو گئی۔ وما نقول الا بما یرضیٰ بہ ربنا و ندعوا ان ینزل علیہ الرحمۃ والمغفرۃ والفضل العظیم۔

ہر طبقہ اور شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے دوست پروانوں کی طرح آپ کے ارد گرد جمع ہوتے اور اپنے اپنے مقاصد پا کر دعائیں دیتے ہوئے چلے جاتے۔ مگر یہ خزانہ ختم نہ ہوتا۔ کیونکہ آپ اس منبع کی شاخ تھے جو آسمان سے خزائن لے کر آیا تھا۔ اور آفتاب کی طرح چمکا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

یہ محض آپ کی ذرہ نوازی تھی کہ اس حقیر خادم کو بچپن سے حضرت میاں صاحب نے اپنی خاص شفقت اور محبت سے نوازا۔ اب اس محرومی کو نہ صرف عاجز بلکہ عاجز کا سارا خاندان درد و کرب سے محسوس کرتا ہے۔

انبالہ چھاؤنی میں ٹیری ٹوریل فورس کی احمدیہ کمپنی حضرت میاں صاحب کی زیر کمان جاری ہوئی۔ آنریری لیفٹیننٹ مکرمی چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم و مغفور کے بعد جو کہ سیکنڈ ان کمانڈ تھے۔ حضرت میاں صاحب عاجز کو اس خدمت کے لئے بھرتی کر کے لے گئے۔ ایک انگریز میجر گورنگ ولایت سے آتے ہی ہماری یونٹ میں متعین ہوا۔ مگر ہماری کمپنی کو کڑی نظر سے دیکھتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے علیحدگی میں عاجز کو بتایا کہ ولایت میں اس کو ہدایت کی گئی تھی کہ احمدیہ کمپنی پر خاص نظر رکھے۔ کیونکہ یہ جماعت بنی اسرائیل کے انبیاء کی جماعتوں کی طرح اٹھ رہی ہے۔ مگر اس نے بتایا کہ وہ اس گئے گزرے زمانہ میں اس امر کو غلط فہمی پر مبنی سمجھتا تھا۔ اور اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا۔ مگر اب حضرت میاں صاحب کا طرز عمل، علمی فوقیت جرأت اور رعب دیکھ کر اور ساتھ ہی آپ لوگوں کا سلوک دیکھ کر یہ سمجھتا ہے کہ عین ممکن ہے کہ اس سلسلہ کا بانی خدا تعالیٰ کا مامور ہو۔ اس کے بعد ہمارے ساتھ اس کا سلوک بھی اچھا ہو گیا۔ احباب اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کن غیر معمولی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور وہ ورثہ میں نہ صرف جسمانی قویٰ بلکہ روحانی اقدار کے بھی حامل تھے حتیٰ کہ فوجی ماہرین بھی اس نور کو پہچان گئے۔ اور آپ کا وجود نہایت ہی موثر تبلیغ کا موجب بنا۔

باوجود اس کے کہ حضرت میاں صاحب اپنے لئے امتیازی سلوک پسند نہ فرماتے تھے مگر آپ کی ہستی چھپی نہیں رہتی تھی۔ ایک مرتبہ لاہور پولیس لائن میں ایک دوست کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ عاجز بھی ہمراہ تھا۔ پولیس لائن کی پریڈ گراؤنڈ میں سے گزرنا پڑا۔ جہاں کچھ پولیس کے آزمودہ کار افسر موجود تھے جو کہ غور سے آپ کو دیکھ رہے تھے۔ بعد میں انہوں نے دریافت کیا کہ یہ پگڑی والے صاحب کون ہیں۔ جب بتلانے میں تامل کیا گیا تو انہوں نے اصرار کیا اور کہا کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ شخص کوئی ولی اللہ ہے۔ اور بجائے دنیا کے خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق زیادہ ہے۔ جب آپ کا تعارف کرایا گیا تو وہ سب ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

حضرت میاں صاحب نے عاجز کو بتلایا کہ ولایت جا کر جب ڈاکٹروں سے میرا معاینہ کرایا گیا۔ تو سب نے دل اور دماغی حالت کو دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ کہ ایسے شدید اعصابی مریض کا دل و دماغ اس عمدگی سے کام کرتے ہیں۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ خاندانی اثر کے علاوہ اعلیٰ پائے کے توکل علی اللہ کا یہ نتیجہ ہے کہ دل و دماغ پر بیماری کا اثر نہیں۔

سفر میں حضرت میاں صاحبؓ وقت ہوتے ہی نماز ادا فرما لیتے تھے اور نصیحت فرماتے کہ سفر میں ہمیشہ نماز اول الوقت ادا کرنی چاہیئے۔

میرا بیٹا عزیزم صلاح الدین اپنے مضمون میں جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے ایک بچے کے گم ہونے کا واقعہ لکھ چکا ہے۔ ایک حصہ اس واقعہ کا وہ بھول گیا تھا۔ وہ یہ کہ جب گھر والوں کی پریشانی دیکھ کر حضرت میاں صاحب نے دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کشفی رنگ میں دکھایا کہ بچہ محفوظ ہے اور ایک معمر شخص اس کو گھر پہنچانے آیا ہے۔ تو یہ سنکر رات کو گھر والے اطمینان سے سو گئے۔ صبح حضرت میاں صاحبؓ نے روانہ ہونا تھا مگر ابھی بچہ گھر نہ پہنچا تھا۔ اس پر حضرت میاں صاحب نے پھر دعا فرمائی کہ میں گھر والوں کو انتظار کی حالت میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ اے باری تعالیٰ اس بچے کو میرے ہوتے ہوئے پہنچا دے۔ چنانچہ تھوڑی ہی انتظار کے بعد بچہ حضرت میاں صاحب کی موجودگی میں ایک معمر شخص گھر لے آیا۔ اور گھر والوں نے خوشی خوشی حضرت میاں صاحب کو روانہ کیا۔

غریب پروری اور توکل علی اللہ بہت بلند درجہ کا تھا۔ گزشتہ جنگ کی سپلائی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر حضرت میاں صاحب کو امارت بخشی۔ اور تقسیم ملک کے بعد تنگی بھی آئی۔ مگر دونوں حالتوں میں حضرت میاں صاحب کا سلوک یکساں رہا۔ جب جیب میں ہزاروں روپے ہوتے تب بھی اور جب عسر تھا تب بھی حاجت مندوں سے کرید کرید کر دریافت فرماتے۔ اور اپنی ضروریات کو ملتوی کر کے جیبیں خالی کر دیتے۔

برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی دوکان پر قادیان میں اکثر آتے جاتے بیٹھ جاتے۔ اصل غرض یہ ہوتی کہ ایسے دوستوں کی مدد کی جائے جو بوجہ تنگی کے مکمل علاج نہیں کرا سکتے۔ چنانچہ ڈاکٹر احسان علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایسے چند ایک نہیں بلکہ بیسیوں مریض تھے جن کا حضرت میاں صاحب نے اپنی جیب خاص سے مکمل اور اعلیٰ پیمانہ پر علاج کروایا۔ نیز مریضوں کے آرام کے لئے ان کی دوکان میں چھت کا پنکھا بھی لگوا دیا۔

تسبیح اور استغفار کا اکثر ورد فرماتے بعض اوقات بلند آواز سے پڑھ دیتے تاکہ

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچا مسلمان کون ہے

"یعنی مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ مشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں۔ بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو۔ جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔

حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں نہ لذات ہیں۔ تو وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اسکی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت اس کی محبت اور اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے اور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں اسی لئے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے۔ تو اسکو اپنے محبوب حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ بہشت و دوزخ اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲)

ساتھی بھی اس نیک شغل کو اختیار کریں۔

قرآن شریف اور احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت ہی محبت تھی اکثر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ سنتے اور اصلاح فرماتے۔ عاجز سے بھی کئی مرتبہ سنا خصوصاً عاجز کے بچوں کی قرات کی اصلاح فرماتے مکرم حافظ محمد رمضان صاحب سے اکثر تلاوت کی فرمائش ہوتی۔ ہمارے ہاں آتے جاتے میاں مطیع اللہ صاحب کو ساتھ لے لیتے جو کہ بڑی خوش الحانی سے تلاوت کرتے رہیں اور سارا راستہ قرآن کریم سنتے جاتے اور اصلاح فرماتے جاتے۔ حدیث شریف کا درس قادیان میں بھی فرماتے رہے اور ربوہ میں بھی۔ حدیث کو صحت کے ساتھ پڑھنے میں علماء کے ساتھ مقابلہ بھی رہتا اور ہمیشہ حضرت میاں صاحب رض فائق ہوتے۔

عاجز کو حضرت میاں صاحب رض نے دو واقعات سنائے اور اجازت بخشی کہ عاجز آپ کی طرف سے روایت کرسکتا ہے۔

پہلا واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور کی طرف آخری سفر اختیار فرمانے سے قبل سٹور کا تالہ بند کیا (سٹور جو کہ حضرت ام طاہر احمد رضی اللہ عنہا کے صحن کی طرف کھلتا تھا) حضور کے ہمراہ حضرت میاں صاحب رض اور حضرت اماں جی رض (حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ) بھی تھے حضور نے تالہ بند کرنے کے بعد چابیاں حضرت اماں جی کو دیتے ہوئے فرمایا۔

"اب اسے کوئی اور ہی کھولے گا"

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کی تشویشناک علالت کے پیش نظر فیصلہ ہوا کہ آپ کو باہر "دارالسلام" کوٹھی حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ میں منتقل کیا جائے۔ مگر جب آپ کی چارپائی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ کے بالمقابل پہنچی تو مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور ان کے رفقاء نے رکوالی۔ تاکہ بجائے "دارالسلام" کے بورڈنگ ہاؤس کے چوبارہ میں آپ کو رکھا جائے۔ بورڈنگ ہاؤس کے چوبارہ کی سیڑھیاں چونکہ چکر دار ہیں۔ اس لئے گیلیوں کی سیڑھیاں بھی تیار کی گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رض بہت پریشان ہوئے اور چاروں طرف دیکھا۔ جب آپ کی نظر حضرت میاں صاحب رض پر پڑی تو فرمایا "ہیں! یہ اس جگہ مجھے لارہے ہیں! میاں مجھے بچاؤ!" جس پر حضرت میاں صاحب نے کافی کوشش سے پھر چارپائی اٹھوائی اور آپ کو دارالسلام پہنچوایا۔

جس مشیت خاص کے ماتحت اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت میاں صاحب کا وصال جلسہ سالانہ کے پہلے دن مقدر فرمایا اس کے بھید خود خدا تعالیٰ کے علم میں ہی ہیں مگر اس تقدیر سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی خاص قدر و منزلت ہے کہ جنازہ کے لئے اس نے ایسے ایام پسند فرمائے جو مبارک بھی ہیں اور جماعت کے سب سے بڑے اجتماع کا موقعہ بھی ہے۔

پھر تقدیر الٰہی کے ایسے وقت پر وارد ہونے سے غالباً حضرت رض کے ہمدردانہ جذبہ کا احترام بھی اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ رنج و غم میں مبتلا ہوکر دور دراز کے سفر اختیار کئے بغیر جماعت کے ایک معتدبہ حصہ کو جنازہ میں شمولیت کی سعادت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غم میں شریک ہونے کا ثواب مل گیا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری کا احساس بھی کرا دیا جو خاندان حضرت مسیح پاک کے حق میں ہم پر وارد ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ استغفار سے کام لینا چاہیئے اور آئندہ دعا اور عمل سے اپنی کوتاہیوں کی تلافی بھی کرنی چاہیئے۔

زمینداروں کے لئے دعا اور ایک قرآنی نسخہ

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

۲۷ رمضان المبارک کو خطبہ جمعہ میں جو اجتماعی دعا کی گئی اس کا ذکر کرتے ہوئے مکرم ملک خانصاحب نون نے نماز جمعہ میں شمولیت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مجھے لکھا کہ آپ نے زمینداروں کا دعا میں ذکر نہیں کیا۔ میں نے جو دعا کی تھی وہ ان خطوط کی بنا پر تھی جو مجھے موصول ہوئے تھے اور مجملاً سب احمدیوں کے لئے تھی۔

مکرم ملک صاحب کے اس خط سے مجھے اس لحاظ سے بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وہ دوست بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ظاہری اموال سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ روحانیت کا اعلیٰ اہتمام رکھتے ہیں اور ان کے دلوں میں دعا کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار بھائیوں کی مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ وہ ہمیں اس لئے بھی عزیز ہیں کہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کو بھی حدیث نبوی میں حارث حراث ایک بڑا زمیندار قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظاہری نعمتوں کے علاوہ روحانی نعمتوں سے بھی ہمارے زمیندار بھائیوں کو نوازے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی زبان پر فصلوں اور باغات کی اچھائی اور بارشوں کے بروقت ہونے اور کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے بیٹوں کے ملنے کا ایک علاج کثرت استغفار بتایا ہے۔ اگر ہمارے زمیندار بھائی کثرت استغفار اپنی عادت بنالیں۔ تو یہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں بہتری اور بھلائی کا موجب ہوگا۔

دعائیہ خطوط کا جواب

ماہ رمضان اور خصوصاً ایام اعتکاف میں پاکستان کے متعدد شہروں اور لنڈن اور افریقہ وغیرہ سے دوستوں کے دعا کے لئے بکثرت خطوط موصول ہوئے۔ کل درخواستہائے دعا کو ملا کر ان کی تعداد پانچ سو سے زائد تھی۔ روزانہ آمدہ خطوط کا خلاصہ درس قرآن کے بعد معتکفین اور دوسرے حاضر دوستوں کو سنا دیا جاتا تھا۔ جہاں تک ہوسکا دوستوں کے لئے دعائیں کی گئیں اور اجتماعی طور پر بھی دوستوں کے مختلف مقاصد کو مدنظر رکھ کر دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بہت سے دوستوں نے اپنے خطوط میں خاکسار کے لئے اپنی دعاؤں کا ذکر کیا تھا۔ میں ایسے تمام دوستوں کے لئے یہ دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سب دوستوں کی دعاؤں کو جو انہوں نے میرے حق میں کی ہیں بڑھ چڑھ کر ان کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ آمین (جلال الدین شمس)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز جمعرات ہمیں دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود السید محمود عبد اللہ الشبوطی مبلغ عدن کا بیٹا مکرم السید عبد اللہ الشبوطی امیر جماعت احمدیہ عدن کا پوتا اور مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب دواخانہ خدمت خلق کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔ اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء بروز بدھ مکرم السید احمد عثمان الشبوطی آف عدن کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ مکرم السید محمد الشبوطی مرحوم آف عدن کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ اسے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

(ماہ رخ پروین۔ بنت مکرم سید بشارت احمد شاہ صاحب ربوہ)

ضروری اعلان

مقررہ بجٹ فارموں میں ایک خانہ "ذریعہ آمد" کا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ متعلقہ فرد کی آمد مندرجہ بجٹ کی صحت کا اندازہ کیا جاسکے مقامی سیکرٹریان مال اس خانہ کو پُر کرتے وقت عام طور پر مناسب تفصیل درج نہیں کرتے۔ مثلاً کسی شخص کا ذریعہ آمد محض ملازمت۔ کاروبار یا مزدوری لکھ دینا کافی نہیں ہے۔ ملازمت کی صورت میں محکمہ اور عہدہ، کاروبار کی صورت میں کاروبار کی نوعیت اور مزدوری کی صورت میں مزدوری کی نوعیت لکھنی چاہیئے۔ تا اس سے آمد کی جانچ پڑتال میں امداد حاصل کی جاسکے

مقامی عہدیداروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ نظارت بیت المال کے عندیہ کو اچھی طرح سمجھ کر وہ تعاون فرمائیں۔ اور انسپکٹران بیت المال بھی اسی کی تعمیل فرمائیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواست دعا برادرم منور احمد صاحب دہلی گیٹ لاہور اس سال ایم۔ ایس سی فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(بشیر الدین احمد منتظم فضل عمر لائبریری بیرون دہلی گیٹ۔ لاہور)

شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم کے

بعض قابل ذکر اوصاف اور ایک امتیازی شرف

(مسعود احمد دہلوی کارکن ادارۂ الفضل)

شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم نے ۲۳ سال کی مختصر سی زندگی میں علمی لحاظ سے قوم و ملک کی جو خدمت سرانجام دی اُس کا کسی قدر تفصیلی ذکر ۲۷ فروری ۱۹۶۲ء کے الفضل میں آچکا ہے اس خدمت کے علاوہ مرحوم ذاتی طور پر بعض ایسے اوصاف اور خوبیوں کے مالک تھے کہ جن کا تذکرہ بھی کچھ کم اہمیت کا حامل نہیں ہے بالخصوص یہ امر کہ ان کے اوصاف ایک نہایت ہی برگزیدہ، مقدس و مطہر اور عظیم المرتبت ہستی کی دعاؤں، نظر کرم اور محبت و شفقت کا نتیجہ تھے ان اوصاف اور خوبیوں کی اہمیت کو اور بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے کیونکہ ایسی صورت میں یہ اوصاف ایک نشان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ان کا تذکرہ اُس مقدس و مطہر اور عظیم المرتبت ہستی کے فیوض و برکات کی ایک مثال کے طور پر ضروری ہو جاتا ہے۔

امتیازی شرف

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے محمد احمد صاحب کو ایک خاص شرف عطا فرمایا تھا اور دراصل یہ شرف ہی انہیں بعض مخصوص اوصاف سے متصف کرنے کا باعث تھا۔ وہ شرف جس کا مرحوم نے اپنی فطری خاکساری اور کسر نفسی کی وجہ سے خود کبھی کسی سے ذکر نہ کیا تھا اور جس کا تذکرہ مرحوم کی وفات کے بعد ان کے والد محترم نے مجھ سے کیا یہ تھا کہ جب ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو ان کی ولادت ہوئی تو اس زمانہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی پت کے قریب سونی پت میں متعین تھے اور حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا چند یوم کے لئے قادیان سے حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی کے پاس سونی پت میں تشریف لائی ہوئی تھیں اس حسن اتفاق کو غنیمت جان کر شیخ محمد احمد صاحب کے دادا حضرت شیخ محمد یعقوب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ ارسال کیا جس میں اپنے پوتے کی ولادت کی خبر دیتے ہوئے اس کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا کی۔ حضرت اماں جان رضی نے بجوابًا نہ صرف مبارکباد اور دعا سے سرفراز فرمایا بلکہ کمال درجہ شفقت کا اظہار کرتے ہوئے اطلاع بھجوائی کہ ہم خود پانی پت آکر بچے کو دیکھیں گے اور اس کے لئے دعا بھی کریں گے۔ بچے کے دادا حضرت شیخ محمد یعقوب صاحب رضی اور والد محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب اس اطلاع کے ملنے پر خوشی سے بھر گئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لائے۔ وہ کیوں نہ خوش ہوتے اور خوشی سے کیوں نہ بھر جاتے جبکہ دلی تمناؤں اور ارمانوں کی انتہائی پرواز بھی اس اوج اقبال کو نہ پہنچ سکتی تھی کہ حضرت ام المومنین رضی ایک غریب گھر کے غریب بچے کو برکت بخشنے کے لئے بنفس نفیس خود پانی پت تشریف لا کر ان کے غریب خانہ میں قدم رنجا فرمائیں۔ چنانچہ حضرت ام المومنین رضی سونی پت سے تشریف لائیں۔ آپ نے نہ صرف بچے کو دعاؤں سے برکت بخشی بلکہ ازراہ تلطف اپنے پاس سے اُس خوش نصیب بچے کے لئے کپڑوں کا ایک خوبصورت جوڑا بھی مرحمت فرمایا جو اس بابرکت موقع پر اسے پہنایا گیا۔ کمال درجہ شفقت، اور لطف و عنایت کی انتہا نہ تھی آپ نے نہ صرف اپنی تشریف آوری، دعاؤں اور کپڑوں کے جوڑے سے برکت بخشی بلکہ اس موقع پر ازراہ دلداری دو یا تین روز ان کے گھر میں قیام بھی فرمایا۔

یہ بہت بڑا شرف تھا جو محمد احمد کو اور اُس کی بدولت اُس کے دادا اور والد کو بلکہ اُس گھر کے ایک ایک فرد اور در و دیوار کو اُس کی پیدائش پر نصیب ہوا۔ اس کے بعد بھی حضرت ام المومنین رضی محمد احمد کو خاص نظر کرم اور محبت و شفقت سے نوازتی رہیں اور وہ اس طرح کہ جب محمد احمد حالی مسلم ہائی سکول پانی پت میں ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کی غرض سے ۱۹۴۲ء کے اواخر میں قادیان پہنچے تو کچھ عرصہ کے بعد حضرت ام المومنین رضی کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی معلوم ہوا کہ محمد احمد مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کی تعلیم کے اخراجات میں خود ادا کروں گی۔ یہ فرماتے کے ساتھ ہی آپ نے فوراً یکصد روپے کا نوٹ حضرت ڈاکٹر صاحب رضی کو دیا اور فرمایا کہ اس میں سے ماہ بماہ اس کی فیس اور دوسرے اخراجات ادا کرتے رہیں اس کے بعد آپ نہایت باقاعدگی سے سال کے سال سو روپے یکمشت اپنے پاس سے عنایت فرماتی رہیں حتیٰ کہ جب ۱۹۴۹ء میں محمد احمد نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لیا تو اس کے بعد بھی ایک سال تک یہ وظیفہ غالباً اس خیال سے جاری رکھا کہ اس عرصہ میں محمد احمد خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ اللہ! اللہ! ایسا عظیم الشان شرف ہے جو محمد احمد کے حصہ میں آیا کہ اُس کی ولادت پر حضرت ام المومنین رضی نے سونی پت سے پانی پت تشریف لے جا کر اور اس کے لئے کپڑوں کا جوڑا عنایت فرما کر اسے غیر معمولی طور پر برکت بخشی اور پھر سالہا سال تک اس کے تعلیمی اخراجات خود ادا فرما کر اُس پر شفقت کا وہ اظہار فرمایا کہ محمد احمد کا خاندان اس پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے مقدس ہاتھوں کا عطا فرمودہ کپڑوں کا وہ بابرکت جوڑا محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے گھر میں تبرک کے طور پر آج تک محفوظ ہے اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُن کے گھر کو بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازا ہے۔ اور ان شاء اللہ آئندہ بھی نوازے گا۔

نیک فطرت اور فطری شرافت

حضرت ام المومنین رضی کی خاص توجہ، نظر کرم، اور غیر معمولی شفقت ہی کی یہ برکت تھی کہ محمد احمد میں رشد و ہدایت اور سلامت روی کے آثار عہد طفولیت میں ہی ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے اور سب نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا تھا کہ یہ بچہ صحیح معنوں میں نیک فطرت لے کر پیدا ہوا ہے اور فطری شرافت کا زندہ مجسمہ ہے۔

ان کے بچپن کا ایک واقعہ جو ایک دفعہ برسبیل تذکرہ انہوں نے خود مجھے سنایا ان کی نیک فطرت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے وہ ابھی چھوٹے بچے ہی تھے کہ ایک دن سہ پہر کے وقت انہیں شدید بھوک محسوس ہوئی انہوں نے اس کا ذکر اپنی دادی صاحبہ محترمہ سے کیا دادی صاحبہ نے اس خیال سے کہ شام کا کھانا تیار ہونے میں ابھی کافی دیر ہے اپنے بٹوہ میں سے ایک پیسہ نکالا کر انہیں دیا اور فرمایا "میاں محمد احمد! تم اس پیسے کا بسکٹ لا کر کھا لو سہارا ہو جائے گا"۔ انہوں نے پیسہ لے لیا لیکن ساتھ ہی کہا "اگر مبارک محمود (چھوٹے بھائی کا نام) راستہ میں مل گئے اور انہوں نے میرے ہاتھ میں بسکٹ دیکھ لیا تو وہ بھی حصہ بٹا لیں گے۔ میرے حصہ میں آدھا بسکٹ آئے گا۔ بھلا اس سے میرا کیا بنے گا"۔ دادی اماں نے کہا "اگر مبارک محمود تمہیں ملے تو بسکٹ کو اپنے کرتہ کے نیچے چھپا لینا اور کہہ دینا کہ اماں جان نے دہی منگوایا تھا وہ لئے جا رہا ہوں"۔ یہ بات سن کر وہ سوچ میں پڑ گئے اور پھر جلدی ہی دادی اماں کو پیسہ واپس دیتے ہوئے کہا "دادی اماں! آپ یہ پیسہ واپس لے لیجئے۔ اگر مبارک محمود نے مجھ سے پوچھا تو میں جھوٹ نہیں بول سکوں گا"۔ اپنے بظاہر ناسمجھ لیکن فی الاصل کم سنی کے باوجود بے انتہا سمجھدار پوتے کی یہ سبق آموز بات سن کر دادی اماں بے حد متاثر ہوئیں۔ انہوں نے بے اختیار محمد احمد کو گلے لگا لیا اور بہت پیار کیا اور شاباش دیتے ہوئے کہا اچھے بچے ایسے ہی ہوتے ہیں — ننھی عمر کا یہ چھوٹا سا واقعہ اس امر کو بخوبی آشکار کر رہا ہے کہ محمد احمد واقعی سعید الفطرت تھا۔ وہ نیک فطرت لے کر پیدا ہوا تھا، یہ نیک فطرت ہمیشہ اس کے ساتھ رہی اور اسی نیک فطرت پر اس کا انجام بخیر ہوا۔ اور کیوں نہ ہوتا جب کہ پیدائش کے وقت سے ہی حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کی دعائیں اس کے شامل حال تھیں اور آخر تک شامل حال رہیں۔

عہد طفولیت میں علمی ذوق

سعید الفطرت ہونے کے ساتھ ساتھ محمد احمد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے علم کا غیر معمولی ذوق عطا کیا تھا بالخصوص تاریخ اسلام کے واقعات تو چھوٹی عمر میں ہی ان کو اس قدر تفصیل اور صحت کے ساتھ یاد تھے کہ اُن کے اساتذہ بھی بسا اوقات دنگ رہ جاتے تھے۔ جب وہ پانی پت میں حالی مسلم ہائی سکول کی چوتھی یا پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے تو ایک دن انبالہ ڈویژن کے انسپکٹر تعلیمات جناب رانا عبدالحمید صاحب جو اپنے وقت کے ایک مشہور تاریخ دان تھے سکول کے معائنہ کے لئے آئے۔ جب وہ ان کی کلاس میں آئے تو انہوں نے تاریخ اسلام کے متعلق طلبہ سے متعدد سوالات پوچھے یعنی کہ ابوجہل کون تھا؟ ابولہب کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ جنگ بدر کی کیا اہمیت ہے؟ وغیرہ وغیرہ بہت سے طلبہ نے جواب دینے میں وہ دو گل کھلائے کہ انسپکٹر صاحب ان کی لاعلمی سے سخت کبیدہ خاطر ہوئے۔ محمد احمد صاحب نے بھی ہاتھ کھڑا کر رکھا تھا۔ آخر انسپکٹر صاحب نے ان کو جواب دینے کے لئے کہا انہوں نے ہر سوال کا اتنی تفصیل اور صحت کے ساتھ جواب دیا کہ انسپکٹر صاحب دنگ رہ گئے اور فوراً پوچھا "تم کس کے لڑکے ہو؟" محمد احمد صاحب نے بتایا کہ میں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا لڑکا ہوں۔ محترم شیخ صاحب علمی و ادبی حلقوں میں خود بہت معروف و مشہور ہیں ان کا نام سنکر انسپکٹر صاحب نے کہا

(باقی ص ۶ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اہم ضرورت کی نشان دہی

جو علوم اس زمانہ میں پیدا ہونے مقدر تھے ان کے استعمال کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور حضورؑ نے تائید ایزدی سے اسکے قریب اسی کتب تالیف فرمائیں جو معرفت الٰہی اور نور و ہدایت سے معمور ہیں اور ان میں وہ تریاق موجود ہے جو ہر قسم کے زہروں کا ازالہ کر سکتا ہے۔ ان کے بار بار مطالعہ کی ضرورت اور اہمیت اس اشتہار سے بھی واضح ہوتی ہے جو حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں "اشتہار مفید الاخیار" کے عنوان سے شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں حضور نے اپنی جماعت کے لئے ضروری قرار دیا کہ :-

"ہماری جماعت میں کم سے کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس کے دعویٰ کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس میں بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراضات کا جواب دے سکے اور نیز عیسائیوں اور آریوں کے وساوس شائع کردہ سے ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کرا سکے پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار دیا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک اور دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جائے کہ وہ ۲ دسمبر ۱۹۰۱ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور دسمبر آئندہ کی تعطیلوں میں پھر قادیان میں پہنچ کر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں۔ . . . .

اسی طرح سال بہ سال یہ مجمع انشاء اللہ تعالیٰ اسی غرض کے لئے قادیان میں ہوتا رہے گا۔ جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر تعداد جماعت تیار ہو جائے۔" (از اشتہار مفید الاخیار ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۲)

حضور کی ان بابرکت کتب کے مضامین کو ذہن نشین کرانے کے لئے حضور کے ہی مجوزہ طریق پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ہر سال چند کتب بطور نصاب مقرر کرتی ہے اور ہر سہ ماہی پر ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی کے لئے کتاب "چشمۂ مسیحی" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے جو شرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ۷ آنے میں دستیاب ہو سکتی ہے۔ تمام انصار سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں شریک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اس سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ یکم اپریل کو لیا جائے گا۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے جلد توجہ فرمائیں اور زعیم حلقہ کو اپنے ارادہ سے فوراً مطلع کر دیں تا کہ آپ اس نیکی سے محروم نہ رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ

ہم جملہ اراکین حلقہ دار الصدر جنوبی ربوہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم مغفور کی وفات پر دلی غم و اندوہ اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہیں حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی ذات گرامی سے جماعت احمدیہ کا ایک ایک فرد ہی نہیں بلکہ وہ لاتعداد غیر از جماعت افراد بھی جنہوں نے آپ کا شائع کردہ قیمتی لٹریچر پڑھا ہے واقف ہیں آپ نے اشاعت لٹریچر کے میدان میں جو عظیم الشان خدمت انجام دی ہے وہ احمدیت کی تاریخ میں ایک نہ مٹنے والی یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے احمدیت کی اشاعت کے لئے اس کثرت سے لٹریچر شائع کیا کہ اس کو دیکھ کر خود بخود آپ کے لئے دعا نکلتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ اسلام کو آپ نے اپنی زندگی کا نصب العین بنا رکھا تھا۔ اور قربانی کے علاوہ آپ نے انگریزی زبان میں بھی لٹریچر نہایت کثرت کے ساتھ شائع کیا اور اس کے ذریعہ سے احمدیت کے بیرونی مشنوں کو بے حد تقویت پہنچائی ہم سب دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان میں بھی اس اشاعتی جذبہ کو ہمیشہ قائم رکھے جو حضرت سیٹھ صاحب مرحوم میں موجزن تھا آمین۔

(عبدالعزیز صدر محلہ دار الصدر جنوبی)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

کے جملہ اراکین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور جانثار خادم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی زندگی ایمان، اخلاص، قربانی اور خدمت دین کے اعلیٰ نمونہ کا مصداق تھی اور آپ مالی قربانی نیز اشاعت اسلام و احمدیت سے جماعت کی مثالی خدمت کرتے رہے چنانچہ آپ نے ایک کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کیا اور اسے ہمیشہ مفت تقسیم کرتے رہے اور یہ تبلیغی جوش آپ کی زندگی کے آخری لمحات تک قائم رہا۔ اسکے علاوہ مہمان نوازی۔ محتاجوں کی خبر گیری اور غریب طلباء کی امداد آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔

اراکین مجلس ایسے نیک اور پاک باز قابل رشک خادم کی وفات کو ایک عظیم قومی نقصان تصور کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو آمین ثم آمین

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

شیخوپورہ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی اچانک وفات پر دلی صدمہ و غم کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت سیٹھ صاحب کا وجود سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اخلاص قربانی اور خدمت دین کے لحاظ سے بے نظیر تھا اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کا بے پناہ جذبہ آپ کے اندر پایا جاتا تھا۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے سچے عاشق اور جان نثاروں میں سے تھے آپ کی وفات سلسلہ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خاص قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنی رحمتوں برکتوں اور فضلوں سے نوازے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ شیخوپورہ آپ کے تمام افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور ان کے صدمہ و غم میں برابر کی شریک ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں حضرت سیٹھ صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ)

جہلم

جماعت احمدیہ جہلم کے جملہ افراد مخلص خادم اور عاشق سلسلہ احمدیہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی المناک اور رنجدہ وفات پر دلی رنج اور غم محسوس کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم سیٹھ صاحب نے جس طریق سے اسلام کی عزت و عظمت کو قائم کرنے اور احمدیت کی اشاعت اور صداقت کا جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل صد رشک ہے ایسے قابل وجود کی جدائی ناقابل تلافی صدمہ ہے۔

ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ محترم حضرت سیٹھ صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے جملہ خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر (مولوی) عبد المغنی عفی عنہ

(امیر جماعت احمدیہ جہلم)

عزم حج

عزیزہ بہن رضیہ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال حج پر جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بخیریت سے ان کو لے جائے اور حج کی برکات سے مستفیض فرمائے آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

لجنہ اماء اللہ گنج مغلپورہ

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دینؓ کی وفات کا سنکر ہمارے حلقہ میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہمیں حضرت سیٹھ صاحب کی وفات کا انتہائی صدمہ ہے سیٹھ صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جان نثار خادم حضرت مسیح موعود اور آپ کے خاندان کے عاشق صادق اور اسلام کا صحیح درد رکھنے والے سپاہی تھے۔ آخر دم تک اشاعت اسلام کے لئے اپنی قیمتی زندگی کا ہر لمحہ وقف کر رکھا آپ میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو اسلام کے شیدائی میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس نقصان عظیم کی تلافی کرے اور حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ

۲۔ علیین میں جگہ [illegible] اور جملہ پسماندگان کا خود [illegible] ہو۔ ان کی اولاد کو [illegible] نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گنج مغلپورہ لاہور)

ووٹ فروخت کرنیوالے افراد بنیادی جمہوریت کی رکنیت سے علیحدہ کر دیئے جائینگے

مرکزی یا صوبائی وزراء کی تعداد سات سے زیادہ نہیں ہوگی۔ کوئی نائب وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا

پشاور ۱۵ مارچ گورنر ملک امیر محمد خاں نے کل یہاں کہا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے دوران بنیادی جمہوریتوں کا جو رکن اپنا ووٹ فروخت کرتے یا اس کا ناجائز استعمال کرتے پکڑا گیا اسے رکنیت سے الگ کرنے کے علاوہ اس کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ جو ووٹر اپنا ووٹ فروخت کرے گا وہ قانونی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ آپ نے بتایا کہ مرکز اور صوبوں میں جو نئی وزارتیں قائم ہوں گی ان میں کوئی نائب وزیر نہیں ہوگا۔ مرکز اور صوبوں میں وزراء کی تعداد چھ یا سات سے زیادہ نہیں ہوگی۔

گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے یہاں بتایا کہ قومی اسمبلی کے انتخابات وسط مئی تک اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات اپریل کے آخر تک ہو جائیں گے۔ گورنر نے یہ بات اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران کہی۔ آپ نے کہا اس کا بہت کم امکان ہے کہ امیدوار روپیہ کے زور سے ووٹ خرید لیں گے۔ ممکن ہے کچھ علاقوں میں ایسی کوشش کی جائے لیکن حکومت کڑی نظر رکھے گی اور کوئی ایسا ووٹر جو روپیہ کی خاطر ووٹ دے گا۔ وہ قانونی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ جب آپ سے بعض انتخابی حلقوں کی حد بندی کے بارے میں مبینہ عدم اطمینانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو گورنر نے جواب دیا کہ چیف الیکشن کمشنر نے اعتراضات طلب کئے تھے اور جو اعتراضات درست پائے گئے ان کے مطابق انتخابی حلقوں کی دوبارہ حد بندی کر دی جائے گی۔ آپ نے کہا ممکن ہے کہ کچھ انتخابی حلقوں کی حد بندی غیر قدرتی ہو لیکن اعتراضات مناسب طور پر پیش کئے جائیں تو غلطی کا تدارک ہو سکتا ہے۔

گورنر نے کہا کہ نئے آئین کے تحت نظم و نسق کو استحکام نصیب ہوگا اور اس سلسلہ میں غیر صحت مند سودے بازی کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ آپ نے مارشل لاء کے نفاذ سے قبل کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چالیس ارکان کے ایوان میں اٹھائیس وزراء یا نائب وزراء اور پارلیمانی وزراء ہوتے تھے۔ صرف ایک اور رکن جو حکومت کی مخالفت کی جرأت ہی نہیں کر سکتا تھا۔ وزیر نہ بنے۔ گورنر نے کہا کہ بہت سے وزراء تنخواہ وصول کرنے کے سوا کچھ کام نہیں کرتے تھے اور اس طرح سرکاری خزانے پر غیر ضروری بار پڑتا تھا۔ لیکن نئے آئین کے تحت ایسی سودے بازی کا امکان نہیں ہے۔ گورنر نے بتایا کہ نئے آئین کے تحت پارلیمانی سیکرٹریوں کی تعداد وزراء کے مساوی ہوگی۔

صوبوں کے اختیارات

گورنر نے مزید کہا کہ پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اور ریلوے جیسے کئی اہم محکموں کی صوبوں کو منتقلی، حکومت کی صوبوں کو مرکز کے اختیارات تقسیم کرنے کی پالیسی کے مطابق ہے اور اس سے مشرقی پاکستان کا مزید داخلی خودمختاری کا مطالبہ بڑی حد تک پورا ہو جائے گا۔ نیا آئین صوبوں کو پہلے کی نسبت زیادہ داخلی خودمختاری دیتا ہے۔ آپ نے کہا نئے آئین کے تحت خود غرض سیاستدانوں کو ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے حکومتیں توڑنے کے اختیارات حاصل نہیں ہونگے۔ گورنر نے بتایا مرکزی کابینہ چھ یا سات ارکان پر مشتمل ہوگی اور صوبائی وزراء کی تعداد بھی اتنی ہی ہوگی کوئی نائب وزیر نہیں ہوگا۔

بنیادی جمہوریتیں

ملک امیر محمد خاں نے بتایا کہ اگر قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں بنیادی جمہوریتوں کے کسی رکن کو ووٹ فروخت کرتے یا ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرتے پایا گیا تو اسے رکنیت سے الگ کر دیا جائے گا۔ اور اس کے خلاف مقدمہ بھی چلایا جائے گا۔ آپ نے کہا حکومت ووٹوں کی فروخت یا ناجائز استعمال روکنے کے لئے ضروری اقدامات کر رہی ہے۔

گورنر نے کہا کہ امیدواروں کا ووٹروں سے تعارف کرانے کے لئے تمام ڈپٹی کمشنر بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے جلسے منعقد کریں گے۔ ووٹروں کو امیدواروں سے ان کے منشور اور پروگرام کے بارے میں سوالات دریافت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور اجلاس کی کارروائی اخبارات میں شائع ہوگی۔

جرگہ سے خطاب

ملک امیر محمد خاں نے خیبر ایجنسی کے ایک نمائندہ جرگے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر ایوب نے سرحدی علاقوں میں آبپاشی کے لئے سکیمیں تیار کرنے کا حکم دیا ہے اس ہدایت کے تحت خیبر ایجنسی میں ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت سے ایک بند تعمیر کیا جائے گا۔

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
اردو و انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

حکومت نے منظم اقتصادی نشوونما کے لئے سازگار فضا پیدا کر دی

عوام اسراف اور غیر ضروری خرچ سے گریز کریں (وزیر خزانہ)

کراچی ۱۵ مارچ وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کل یہاں کہا کہ موجودہ حکومت گزشتہ تین سال کی موزوں اور ترقی پسند پالیسیاں ملک میں منظم اقتصادی نشوونما کے لئے سازگار فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ ایوان تجارت و صنعت کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر عبدالقادر نے کہا کہ حکومت نے قوم کی سرگرمیوں کی رہنمائی کے لئے ایک سوچا سمجھا ہوا اور حقیقت پسندانہ منصوبہ پیش کر کے اور اپنے مالی وسائل کو سود مند منصوبوں کے لئے مخصوص کر کے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ آپ نے تجارت پیشہ افراد اور صنعتکاروں سے اپیل کی کہ وہ ان حالات سے فائدہ اٹھائیں اور ملک کی مادی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔

وزیر خزانہ نے کہا کہ ملک کی خوشحالی اور اقتصادی ترقی کے لئے سرکاری اور نجی شعبوں میں تعاون اولین شرط ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی حکومت کو ایسے حالات پیدا کرنے کا اختیار حاصل ہے جو اقتصادی نشوونما ... کی رفتار میں باقاعدگی پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اقتصادی ترقی کی رفتار در اصل نجی سرمایہ کی براہ راست اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کے بعد ہی تیز ہوتی ہے۔

مسٹر عبدالقادر نے کہا کہ نئے آئین نے قوم کو ایک اور موقع دے دیا ہے کہ وہ پاکستان کو ترقی دینے کی مساعی میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ وزیر خزانہ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کے مفاد کے پیش نظر اسراف اور غیر ضروری خرچ سے گریز کریں۔

ایوان کے صدر مسٹر اے کے سومار نے اپنے استقبالی خطبے میں وزیر خزانہ کو یقین دلایا کہ وہ حکومت سے پورا تعاون کرے گا۔

سیٹو کے علاقہ کی صورت حال پر غور

پشاور ۱۴ مارچ تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ مسٹر تھانٹ کھومان نے کل یہاں بتایا کہ کراچی میں میری وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے ملاقات کے دوران سیٹو کے علاقے کی عام صورت حال پر غور کیا گیا تھا۔ آپ نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے مسٹر منظور قادر کو تھائی لینڈ کے ہمسایہ ممالک کی صورت حال کے بارے میں مطلع کیا تھا۔ یہ بات چیت بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی تھی۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر تھانٹ کھومان نے کہا کہ میں پاکستان کے خیر سگالی کے دورے پر ہوں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ شاہ تھائی لینڈ کے دورہ سے دونوں میں قریبی تعلقات اور تعاون پیدا ہوگا۔ آپ نے کہا پاکستان اور تھائی لینڈ دونوں سیٹو کے رکن ہیں اور دونوں میں اچھے تعلقات ہیں۔

بھارت کا چین سے احتجاج

نئی دہلی ۱۵ مارچ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ انہوں نے ڈیڑھ سال قبل چین کو بھارتی علاقہ کا استعمال جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی تھی انہوں نے کہا کہ ایک امریکی صحافی کے سوال کے جواب میں میں نے یہ قطعاً نہیں کہا تھا کہ ہم چین کو بھارتی علاقے کے استعمال کی اجازت دیں گے۔ البتہ ہم نے ہمالیائی علاقہ کی ایک متنازعہ فیہ سڑک کے استعمال کی چین کو اجازت دی تھی۔ مگر اس پیشکش کو ٹھکرا دیا گیا تھا۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ میں نے چینی حکام سے کہا تھا کہ وہ شمال مشرقی بھارت مقبوضہ کشمیر کی ایک سڑک کا استعمال سرحدی جھگڑے کے حل تک جاری رکھ سکتے ہیں۔ مگر اب بھارت کی طرف سے اس قسم کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی واضح رہے کہ بھارت نے ۱۹۵۸ء میں یہ الزام لگایا تھا کہ چین نے اس کے بارہ ہزار مربع میل علاقہ میں ایک سو میل لمبی سڑک تعمیر کر لی ہے٭

٭ چین کا موقف یہ ہے کہ یہ علاقہ چین کا جزو لاینفک ہے۔ ایک سوال کے جواب میں پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارتی علاقے کے استعمال کی اجازت دینے کی تجویز عارضی نوعیت کی تھی۔

پنڈت نہرو نے چین کا ایک گشتی دستہ بھارتی علاقہ میں گھس آنے پر چین سے احتجاج بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت چین کے فوجی اقدام کا طاقت سے جواب دے گا۔

م مغربی پاکستان واپڈا سے کہا گیا ہے کہ وہ فوراً اس سکیم پر عمل درآمد شروع کر دے علاوہ ازیں خیبر ایجنسی کے تمام ہائی سکولوں میں ٹیکنیکل کلاسیں کھولی جا رہی ہیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام

ربوہ میں باسکٹ بال کوچنگ کیمپ کا قیام

جناب انور عادل سیکرٹری تعلیم ۱۸ مارچ کو افتتاح فرمائیں گے

ربوہ ۱۶ مارچ۔ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ربوہ میں باسکٹ بال کوچنگ کیمپ ۱۲ مارچ سے شروع ہو چکا ہے اور پندرہ روز تک جاری رہے گا۔ اس کا رسمی افتتاح جناب انور عادل صاحب سیکرٹری تعلیم حکومت مغربی پاکستان ۱۸ مارچ بروز اتوار صبح پونے نو بجے فرمائیں گے۔

یاد رہے سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور نے ملک میں باسکٹ بال گیم کو مقبول بنانے اور اسے فروغ دینے کے لئے امسال چار اہم مقامات پر کوچنگ کیمپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا چنانچہ ربوہ میں اس کیمپ کا قیام اسی فیصلے کے مطابق عمل میں آیا ہے اور اس کے جملہ اخراجات سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن برداشت کر رہی ہے۔ اس کیمپ میں تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول، جامعہ احمدیہ اور متعدد پرائیویٹ کلبوں کے پچاس کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن نے پاکستان ائیرفورس پبلک سکول سرگودھا کے سپورٹس آفیسر مسٹر خورشید موتی لال کو اس کیمپ کا کوچ نامزد کیا ہے۔ چنانچہ آپ روزانہ صبح اور شام سرگودھا سے تشریف لا کر کھلاڑیوں کی تربیت کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا فرما رہے ہیں۔

امید ہے اس تربیت کے نتیجہ میں ربوہ میں باسکٹ بال کو مزید مقبول بنانے اور کھیل کا معیار بلند کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

زمیندار حضرات کیلئے

"اکسیر اپھارہ (اکسیر پیٹ پھٹا) شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو مہلک اور خوفناک اپھارہ ہو جاتا ہے اسے یہ دوا بفضلہ تعالیٰ ۱۵ منٹ میں دور کر دیتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن ۶ روپے۔ اسکے علاوہ جانوروں کی دیگر مہلک امراض مثلاً منہ کھر، خناق (گل گھوٹو) کناد اور مرہاد وغیرہ کے لئے بھی اکسیر دوائیں حاصل کریں۔

تفصیلات کے لئے رسالہ معلومات ہومیو پیتھی مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دوا

——— تریاقِ معدہ ———

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے ریاح خارج نہ ہونا، باربار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے۔ کھانا ہضم کرتا۔ بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ صرف

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت ہے

(۱)۔ ایسے محنتی اور مستعد کارکن جو کہ بطور لیبر کام کر سکیں۔ اگر معمولی تعلیم یافتہ ہوں تو ترجیح دی جاوے گی۔ ربوہ میں یا لاہور میں کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ ....۵۰ روپے بامقطع۔

(۲)۔ ٹورنگ ایجنٹس۔ جو کہ مختلف شہروں میں ہماری پراڈکٹس کے آرڈر بک کر سکیں صرف وہی احباب درخواستیں بھجوائیں جو کہ اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ و کمیشن حسب لیاقت و تجربہ۔

(۳) اکونٹنٹ۔ ایسے تجربہ کار جو کہ کاروباری ادارے کا اکونٹ سنبھال سکیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ خواہش مند حضرات اپنی درخواست بمعہ تصدیق پریذیڈنٹ ارسال کریں۔

(مینیجر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ)

"یوم مسیح موعود" ۲۵ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال "یوم مسیح موعود" ۲۵ مارچ کو ہوگا چونکہ ۲۳ مارچ کو "یوم پاکستان" ہے اس لئے جماعتوں کو چاہیئے کہ "یوم مسیح موعود" بروز اتوار ۲۵ مارچ کو منائیں۔

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے نانا مکرم دین محمد صاحب لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عطاء اللہ منور ربوہ)

میرا جوان بیٹا عزیزم عبداللطیف بعارضہ دردسر۔ بے ہوشی اور قے سرگنگارام ہسپتال میں عرصہ ایک ماہ سے داخل ہے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔

تمام احمدی احباب سے عموماً اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے خصوصاً عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار منظور حسین شاہ انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹی۔ تاندلیانوالہ

ولادت

خواجہ عبدالباسط صاحب لائلپور کے ہاں ۲۰ فروری ۶۲ء کو پہلا لڑکا تولد ہوا ہے جو خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کشمیری کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و دیندار خادم دین اور صاحب عمر کرے۔ بچہ کا نام طاہر باسط تجویز کیا گیا ہے۔

(سیدہ حمیدہ بانو سکرٹری لجنہ اماء اللہ لائلپور شہر)

الفضل کے خریداران سے ضروری گذارش

الفضل کے بعض خریدار صاحبان پرچے نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں لیکن وہ اپنا پتہ صاف تحریر نہیں فرماتے اور نہ چٹ نمبر کا ہی حوالہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ارشاد کی تعمیل کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔

از راہ کرم احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ جب بھی کوئی شکایت کرنی مقصود ہو یا کوئی نیا پرچہ جاری کروانا ہو تو اپنا پتہ صاف لکھا کریں۔ انگریزی پتہ کی صورت میں اپنا پتہ کیپیٹل حروف میں تحریر فرمائیں نیز اردو کی صورت میں پتہ خوشخط لکھیں تاکہ جلد از جلد تعمیل کی جا سکے۔ پرانے خریدار چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل)

تحریک جدید کے زیر انتظام احمدی کیا کر رہے ہیں؟

ایک غیر از جماعت اخبار کا تبصرہ

"یہ لوگ (یعنی جماعت احمدیہ کے افراد) اس کام کے لئے زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ کتابیں چھاپتے ہیں ٹریکٹ شائع کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں۔ قریہ قریہ بستی بستی گھوم پھر کر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔"

اگر آپ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لیتے ہیں تو یہ جملہ نیک کام آپکی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ پس جملہ احمدی اپنا محاسبہ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۵)

جیسی تو یہ سب باتیں ازبر یاد ہیں۔ اس کے بعد انسپکٹر صاحب نے محمد احمد صاحب کو شاباش دیتے ہوئے کہا میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ جس قدر وضاحت اور صحت کے ساتھ اس نوعمر بچے نے ان سوالوں کا جواب دیا ہے بعض اساتذہ بھی نہیں دے سکتے۔ سب بچوں کو اسلامی تاریخ میں ایسی ہی مہارت پیدا کرنی چاہیئے

(باقی)